(آئمہ اطہار علیہم السلام کے حالات زندگی)

آیت اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔ 0321-4481214,042-37314311

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔تذکرۃ الاطہارؑ

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آیۃ اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

مترجم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔فضل عباس سیال (الحمد گرافکس لاہور)

سال اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔مارچ 2012ء

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

ہدیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

## ملنے کا پتہ

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

فون نمبرز۔ 0321-4481214,042-37314311

ادب سکھاتا ہے اورتادیب دیتا ہے۔

عمرو بن حجاج کو خبر ملی کہ ہانی کو قتل کردیا گیا تو وہ مذحج قبیلہ کو لے کر آگے بڑھا یہاں تک کہ قصر الامارہ کو گھیر لیا اور اس کے ساتھ بہت سے لوگ تھے پھر اس نے پکار کر کہا میں عمرو بن حجاج میں ہوں اور یہ قبیلہ مذحج کے شاہ سوار اور چہرے مہرے ہیں ہم اطاعت سے گلوخلاصی نہیں چاہتے اور نہ جماعت میں تفرقہ ڈالتے ہیں انہیں یہ خبر ملی ہے کہ ان کا ساتھی قتل ہوگیا ہے تو عبیداللہ بن زیاد سے کہا گیا کہ یہ مذحج قبیلہ دروازے پر کھڑا ہے تو اس نے شریح سے کہا کہ ان کے ساتھی کے پاس جاکر دیکھو اور پھر جاکر انہیں بتاؤ کہ وہ زندہ ہے اسے قتل نہیں گیا پس شریح حضرت ہانی کے پاس گیا اور اس کو دیکھا اور جناب ہانی نے جب شریح کو دیکھا تو کہا

اے اللہ، اے مسلمانو! کیا میرا قبیلہ ہلاک ہوگیا ہے۔ اہل دین کہاں ہیں اہل شہر کہاں ہیں اور خون ہانی کی داڑھی پر بہہ رہا تھا اچانک آپ نے محل کے دروازے پر چیخ و پکار سنی تو کہا کہ

مجھے گمان ہے کہ یہ قبیلہ مذحج اور مسلمانوں میں سے میرے شیعوں کی آوازیں ہیں اگر ان میں سے دس آدمی بھی میرے پاس آجائیں تو وہ مجھے چھڑوالیں پس جب شریح نے آپ کو بات کرتے سنا تو وہ آنے والوں کی طرف نکلا اور جاکر کہنے لگا کہ جب امیر نے تمہارا یہاں آنا اور تمہاری اپنے صاحب کے بارے میں بات سنی تو مجھے حکم دیا کہ میں اس کے پاس جاؤں لہٰذا میں گیا ہوں اور اسے دیکھا ہے پس اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم لوگوں سے ملوں اور تمہیں بتاؤں کہ وہ زندہ ہے اور جو تمہیں اس کے قتل کی خبر ملی ہے وہ غلط ہے تو عمرو بن حجاج نے کہا اگر وہ قتل نہیں ہوا تو خدا کی حمد و شکر ہے اور واپس چلے گئے عبیداللہ بن زیاد نکلا اور منبر پر چڑھ گیا اور اس کے ساتھ بڑے لوگ، فوجی اور اس کے نوکر چاکر تھے اور اس نے کہا

امابعد اے لوگو! پس اللہ اور اپنے لیڈروں کی اطاعت سے تمسک پکڑے رہو اور متفرق نہ ہوجاؤ ورنہ ہلاک، ذلیل اور قتل کردیئے جاؤ گے تم سے روگردانی کی جائے گی اور تمہیں محروم کیا جائے گا تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے سچی بات کہے اور اس نے عذر پورا کیا جس نے ڈرایا، پھر وہ اترنے لگا ابھی وہ منبر سے اترا نہیں تھا کہ نگہبان مسجد کے باب تمارین سے تیزی سے داخل ہوئے اور وہ کہہ رہے تھے کہ مسلم بن عقیل آگیا، تو عبیداللہ جلدی سے قصر میں داخل ہوگیا اور اس کے دروازے بند کرادیئے۔

عبداللہ بن حازم کہتا ہے کہ خدا کی قسم میں قصر الامارہ میں مسلم بن عقیل کا قاصد تھا تاکہ میں دیکھوں کہ ہانی کے ساتھ کیا ہوا تو جب اسے پیٹا گیا اور کمرے میں بند کردیا گیا تو میں گھوڑے پر سوار ہوا اور میں مسلم بن عقیل کے پاس خبر لے کر گھر میں داخل ہونے والا پہلا شخص تھا، پس اچانک قبیلہ مراد کی عورتیں جمع ہوگئیں اور وہ چیخ کر پکار رہی تھیں، یاعبرتا یاثکلاہ ہائے آنسو (یاہائے عبرت) اور ہائے گمشدگی، پس میں جناب مسلم کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے اصحاب میں منادی کراؤں کہ جن سے اردگرد کے گھر بھرے ہوئے

تھے اوران میں چار ہزار مرد تھے پس آپ نے اپنے منادی سے کہا کہ یہ منادی کرو کہ

''یامنصورامت'' اے نصرت کیے ہوئے آگے بڑھو، پس میں نے یہ منادی کی یامنصورامت اے منصور آگے پس اہل کوفہ ایک دوسرے کو اسی لفظ سے پکارنے لگے اور جب وہ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے سرداران قبائل کو علم دیئے جو کہ کندہ، مذحج، تمیم، اسد، مضر اور ہمدان قبائل تھے اور لوگوں کو بلایا وہ جمع ہو گئے ہم تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ مسجد اور بازار لوگوں سے پر ہو گئے اور وہ شام تک جوش و ولولہ دکھاتے رہے اور عبیداللہ پر معاملہ بہت تنگ ہو گیا اور اس کا بڑا کام یہی تھا کہ قصر کا دروازہ مضبوطی سے روکا جائے اور قصر میں اس کے پاس تیس سپاہی اور بیس سرکردہ لوگ اس کا خاندان اور مخصوص اور جو اشرف اس سے دور تھے وہ اس کے پاس اس دروازے سے آتے تھے جو دارالرومیین سے متصل تھا اور قصر میں جو لوگ ابن زیاد کے پاس موجود تھے وہ لوگوں کو اوپر سے جھانک کر دیکھتے اور وہ لوگ انہیں پتھر مارتے، گلیاں دیتے اور عبیداللہ اور اس کے باپ کو سخت برا بھلا کہتے تھے۔ پس ابن زیاد نے کثیر بن شہاب کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ وہ باہر جائے ان لوگوں کی طرف جو مذحج میں سے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور کوفہ میں چل پھر کر لوگوں کو ابن عقیل کی مدد سے روکے اور انہیں جنگ اور حکمران کی سزا سے ڈرائے اور محمد بن اشعث سے کہا کہ وہ ان لوگوں کی طرف جائے جو قبیلہ کندہ اور حضر موت میں سے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور جو لوگ اس کے پاس آجائیں امان کا جھنڈا ان کے لیے بلند کرے اور اسی قسم کا اس نے قعقاع ذہلی شبث بن راجی تمیمی حجاز بن ابجر عجلی اور شمر بن ذوالجوشن عامری کو حکم دیا اور باقی بڑے لوگوں کو اپنے پاس ان کی وحشت کو دور کرنے کے لیے روک رکھا کیونکہ اس کے پاس جو لوگ تھے ان کی تعداد کم تھی پس کثیر بن شہاب نکلا اور وہ لوگوں کو جناب مسلم کی مدد سے باز رکھنے لگا اور محمد بن اشعث بنی عمارہ کے گھروں کے پاس جا کر ٹھہر گیا اور جناب مسلم بن عقیل نے مسجد سے محمد بن اشعث کی طرف عبدالرحمن بن شریح شامی کو بھیجا جب ابن اشعت نے آنے والوں کی کثرت کو دیکھا تو پیچھے ہٹ گیا۔

محمد بن اشعث، کثیر بن شہاب، قعقاع بن شور ذہلی شبث بن ربعی لوگو کو جناب مسلم کے ساتھ ملحق ہونے سے روکتے اور انہیں سلطنت سے ڈراتے تھے یہاں تک کہ ان کے پاس ان کی قوم اور دوسرے لوگوں میں سے کافی لوگ جمع ہو گئے پس یہ لوگ ابن زیاد کے پاس دارالرومیین والی جگہ سے گئے اور وہ لوگ ان کے ساتھ محل میں داخل ہوئے تو ابن زیاد سے کثیر بن شہاب نے کہا۔

خدا امیر کی درستی و اصلاح کرے آپ کے ساتھ محل میں اشراف فوجیوں اور آپ کے خاندان اور ہمارے دوستوں میں سے بہت سے لوگ موجود ہیں لہٰذا ہمیں لے کر ان کے مقابلہ کے لیے باہر نکلے، تو عبیداللہ نے انکار کیا اور شبث بن ربعی کو ایک علم دے کر باہر بھیجا۔

ادھر جناب مسلم کے ساتھ شام ہونے تک لوگوں کی تعداد بڑھتی گئی اور ان کا معاملہ شادت میں تھا پس

عبید اللہ نے اشراف کے پاس کو بھیج کر انہیں جمع کیا جو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے انہوں نے اطاعت کرنے والوں کے لیے منافع اور عزت و کرامت کی امید دلائی اور نافرمانوں کی محرومی اور سزا سے ڈرایا اور انہیں باور کرایا کہ شام سے لشکر پہنچ رہا ہے اور کثیر بن شہاب نے گفتگو کی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا تو اس نے کہا اے لوگو!

اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ شر و فساد میں جلدی نہ کرو اور اپنے آپ کو قتل ہونے کے لیے جلدی پیش نہ کرو بے شک مومنین کے امیر یزید (پلید) کے لشکر آگے بڑھ رہے ہیں اور امیر نے یہ عہد و پیمان دیا ہے اگر تم ان سے جنگ کرنے پر ڈٹے رہے تو تمہاری اولاد عطیات (بیت المال کے حصہ) سے محروم اور تم میں سے جنگ کرنے والوں کو (غلام بنا کر) اہل شام میں تقسیم کر دیا جائے گا اور وہ بیمار کے ساتھ تندرست سے اور حاضر کے ساتھ غائب سے بھی مواخذہ کیا جائے گا یہاں تک کہ خلاف ورزی کرنیوالا کوئی نہیں بچے گا مگر اس کے کئے کی اسے سزا دی جائے گی۔

اشراف و رؤساء قبائل نے بھی اسی قسم کی گفتگو کی تو جب لوگوں نے ان کی باتیں سنیں تو متفرق ہونے لگے ایک عورت اپنے بھائی اور بیٹے کے پاس آ کر کہتی واپس چلو، لوگ تمہاری کفایت کریں گے (یعنی اور لوگ کافی ہیں تمہارے ایک سے کیا ہوگا اور مرد اپنے بھائی اور بیٹے کے پاس آتا اور کہتا کہ کل شام کے لوگ تمہارے پاس آ جائیں گے تو پھر جنگ اور سختی کے وقت کیا کرو گے؟ واپس چلو پس وہ اسے واپس لے جاتا اور وہ مسلسل متفرق اور منتشر ہوتے رہے، یہاں تک کہ جناب ابن عقیل نے شام کے وقت مغرب کی نماز پڑھائی تو آپ کے ساتھ صرف تیس آدمی مسجد میں تھے پس جب انہوں نے دیکھا کہ ابھی شام ہوئی ہے اور صرف یہی اشخاص باقی رہ گئے تو مسجد سے قبیلہ کندہ کے دروازوں کی طرف نکلے ابھی ان دروازوں تک نہیں پہنچے تھے کہ ان کے ساتھ صرف دس افراد باقی رہ گئے پھر ایک دروازے پر پہنچے تو کوئی راستہ بتانے والا بھی نہ تھا انہوں نے مڑ کر دیکھا تو کوئی آدمی نہ پایا جو انہیں راستہ بتاتا یا ان کے گھر کی طرف راہنمائی کرتا یا اگر کوئی دشمن ان کے درپے ہوتا تو وہ ان کی مدد کرتا پس حیران و پریشان کوفہ کی گلیوں میں چلتے رہے نہیں جانتے تھے کہ کہاں جائیں یہاں تک کہ وہ قبیلہ کندہ کی شاخ بنی جبلہ کے گھروں کی طرف نکل گئے پس چلتے چلتے طوعہ نامی ایک عورت کے دروازے تک پہنچے یہ اشعث بن قیس کی کنیز تھی جسے اس نے آزاد کر دیا تھا تو اسید حضرمی نے اس سے شادی کر لی جس سے اس نے بلال کو جنم دیا۔ یہ بلال لوگوں کے ساتھ باہر نکلا اور اس کی ماں کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی کہ جناب مسلم بن عقیل نے اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا آپ نے فرمایا کہ اے کنیز خدا مجھے پانی پلا دو اس نے آپ کو پانی پلایا آپ وہیں بیٹھ گئے وہ برتن اندر رکھ کر واپس آئی اور کہنے لگی کہ اے بندہ خدا تو نے پانی نہیں پیا فرمایا کہ ہاں پی لیا ہے کہنے لگی کہ پھر اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ تو آپ خاموش ہو گئے اس نے دوبارہ کہا تو آپ پھر خاموش رہے اس نے تیسری

مرتبہ کہا کہ سبحان اللہ اے اللہ کے بندے خدا تمہیں عافیت دے اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تمہارے لیے میرے دروازے پر بیٹھنا درست نہیں اور نہ ہی میں تمہیں اس کی اجازت دیتی ہوں تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اے کنیز خدا اس شہر میں میرا گھر اور قبیلہ و خاندان نہیں ہے تو کیا تو اجر اور نیکی کرنا چاہتی ہے شاید آج کے دن کے بعد کسی دن میں تمہیں اس کا بدلہ دے سکوں، تو اس نے کہا اے عبد خدا یہ کیا بات کرتے ہو۔

فرمایا کہ

میں مسلم بن عقیل ہوں اس قوم نے مجھ سے جھوٹ بولا اور مجھے دھوکہ دیا ہے۔

وہ کہنے لگی کہ آپ مسلمؑ ہیں! فرمایا کہاں،

وہ کہنے لگی! اندر تشریف لائیے تو آپ اس کے مکان کے ایک کمرے میں داخل ہوئے اس کمرے کے علاوہ کہ جس میں وہ خود رہتی تھی اس نے اس میں فرش و بستر کیا اور رات کا کھانا آپ کے سامنے پیش کیا لیکن آپ نے نہیں کھایا تھوڑی ہی دیر گزری کہ اس کا لڑکا آ گیا پس اس نے دیکھا کہ وہ خاتون بار بار اس کمرہ میں جاتی آتی ہے تو وہ کہنے لگا کہ آج رات تیرا کثرت سے اس کمرے جانا آنا مجھے شک میں ڈالتا ہے تیرے لیے کوئی خاص بات ہے اس نے کہا کہ اس پر زیادہ پریشان نہ ہو تو وہ کہنے لگا کہ تجھے خدا کی قسم مجھے ضرور بتا، وہ کہنے لگی کہ اپنا کام کرو اور مجھ سے کسی بات کا سوال نہ کرو پس اس نے اس پر اصرار کیا تو کہنے لگی اے بیٹا لوگوں میں سے کسی کو اس بات کی خبر نہیں کرو گے جو میں تمہیں بتاتی ہوں تو کہنے لگا ہاں نہیں بتاؤں گا!

تو اس خاتون نے اس سے قسمیں لی جب اس نے قسم کھائی تو اس نے اسے تمام واقعہ بتا دیا تب وہ خاموشی سے سو گیا۔